136491-ولی نہیں اور منگیتر بھی دوسرے شہر میں ہے نکاح کیسے ہوگا

سوال

میرے لیے کسی ایسی لڑکی سے شادی کیسے ہوسکتی ہے جس کا ولی نہیں ہے اوراس کے لیے مسجد میں بھی حاضرہونا ممکن نہیں ، کیونکہ ہم ایک دوسرے سے بہت دور رہتے ہیں ؟

کیا یہ ممکن ہے کہ میں اپنے ساتھ پیپر لے جاؤں جس میں اس نے لکھا ہو کہ وہ مجھ سے شادی کرنا چاہتی ہے ، اورامام مسجد اس کا ولی بن جائے ، یہ علم میں رہے کہ امام مسجد نے اسے نہیں دیکھا، اور میرے خیال میں وہ اسے دیکھ بھی نہیں سکتا ؟

پسندیدہ جواب

اگر لڑکی کا کوئی ولی نہیں تو اس کا
نکاح شرعی قاضی کریگا، اوراگر شرعی قاضی بھی نہ ہو توپھر اس لڑکی کا نکاح مسلمانوں
میں مقام و مرتبہ رکھنے والا شخص مثلا مسجد کا امام یا اسلام سینٹر یا کوئی مشہور
عالم دین نکاح کریگا، اوراگریہ بھی نہ ہو تو اس کا نکاح مسلمانوں میں کوئی شخص
بھی نکاح کرسکتا ہے.

مزید آپ سوال نمبر (
48992) کا مطالعہ کریں.

نکاح صحیح ہونے کے لیے دو مسلمان گواہ
ہونا ضروری ہیں جو ولی کی جانب سے ایجاب و قبول ہونے کی گواہی دیں اور کہ ولی جانب
سے خاوند نے یہ نکاح قبول کیا ہے؛ کیونکہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا فرمان ہے :

"ولی اور دو عادل گواہوں کے بغیر
نکاح نہیں ہوتا"

اسے امام بیہقی نے عمران اور عائشہ
رضی اللہ تعالی عنہما سے روایت کیا اور علامہ البانی رحمہ اللہ نے صحیح الجامع حدیث
نمبر (7557) میں صحیح قرار دیا ہے.

اگر آپ ایک علاقے اور ملک میں ہوں
اور لڑکی دوسرے علاقے میں جیسا کہ آپ نے بیان کیا ہے اور اس لڑکی کا ولی بھی نہ ہو

تو پھر اس لڑکی کے ساتھ عقد نکاح کا طریقہ یہ ہے کہ اس لڑکی کے علاقے اور شہر والوں
میں سے اس کا کوئی ولی بنے گا چاہے وہ امام مسجد ہو یا اسلامک سینٹر جیسا کہ اوپر
بیان ہو چکا ہے.

وہ اس لڑکی سے آپ کے ساتھ نکاح کی
رغبت معلوم کریگا اور پھر کسی ایسے شخص کو اپنا نائب بنا ئیگا جو آپ کے علاقے میں ہو
اور آپ کے ساتھ عقد نکاح کرے، یا پھر آپ اور اس کے درمیان ٹیلی فون یا انٹر نیٹ پر
جدید آلات کے ذریعہ عقد نکاح ہو اور اس میں آپ کے پاس یا اس شخص کے پاس دو گواہ
موجود ہوں جو آپ کے ایجاب و قبول کو سن رہے ہوں.

ٹیلی فون کے ذریعہ نکاح کے متعلق
راجح یہی ہے کہ اگر کھلواڑ سے امن میں ہو تو جائز ہے.

درج ذیل سوال شیخ ابن باز رحمہ اللہ
کے سامنے پیش کیا گیا :

میں ایک ایسی لڑکی کے ساتھ نکاح کرنا
چاہتا ہوں جس کا والد کسی دوسرے علاقے میں ہے، اور میں مالی حالات یا کسی اور وجہ
سے اس علاقے میں نہیں جا سکتا کہ سب اکٹھے ہو کر عقد نکاح کریں اور ایجاب و قبول
ہو، تو کیا میرے لیے جائز ہے کہ میں اس کے والد سے ٹیلی فون پر ایجاب و قبول کر لوں
وہ کہے کہ میں نے تیرے ساتھ اپنی فلاں بیٹی کا نکاح کیا اور میں اس کے جواب میں
کہوں مجھے قبول ہے، اور لڑکی بھی اس پر راضی ہوں، اور اوپن سپیکر کے ذریعہ وہاں دو
گواہ بھی اس ایجاب و قبول کو سن رہے ہوں تو کیا یہ نکاح شرعی ہو گا؟

شیخ رحمہ اللہ کا جواب تھا :

"جو کچھ بیان کیا گیا ہے اگر تو وہ
صحیح ہے (اور اس میں کوئی کھیل نہیں) تو اس سے شرعی عقد نکاح کی شروط کا مقصد پورا
ہو جاتا ہے اور عقد نکاح صحیح ہو گا"

مزید آپ سوال نمبر (
2201) اور (

48992) کے جوابات کا مطالعہ ضرور کریں.

واللہ اعلم.